السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ ہم وضع باقور ضلع ابوتیج صوبہ اسیوط (مصر) میں رہتے ہیں۔ ہم اس وقت کچھ بدعات (خلاف شرع امور) کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ جناب سے گزارش ہے کہ بدعت کے متعلق شافی جواب عنائت فرمائیں تاکہ ہم لاعلمی کی وجہ سے غلطیاں نہ کریں بلکہ سمجھ کر اسلام کے اصولوں پر عمل کریں اور بدعات سے باز رہیں اور دوسروں کو بھی بدعت سے منع کریں علاوہ ازیں یہ بھی ارشاد فرمایئںکہ اس موضوع پر رہنمائی کرنے والی کتابیں کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ خیر اور ہدایت کی طرف ہماری اور آپ کی رہنمائی کرے۔

۲۔ ہم نوجوان دین کی طرف راغب ہیں حالانکہ ہمیں والدین کی طرف سے سخت رد عمل کا سامنا ہے۔ کیونکہ ان پر مادیت غالب ہے اور وہ دین کے معاملہ میں بے پرواہیں۔ آپ یہ فرمائیں کہ کون سی اچھی کتابیں بدعات سے خالی ہیں جن کا ہم مطالعہ کریں نیز صراط مستقیم کی طرف لے جانے والے اسباب کون کون سے ہیں؟ ہم چونکہ دین کی طرف راغب ہیں اور ان کے بدعتوں والے مذہیب کی تردید کرتے ہیں، اس لیے وہ ہمیں جیب خرچ بھی نہیں دیے اس لیے جناب سے گزارش ہے کہ اچھی کتابوں کی ایک فہرست بنادیں تاکہ ان میں سے جتنی ممکن ہوں ہم خرید سکیں اور علم وبصیرت کی روشنی میں اللہ کی عبادت کر سکیں۔ کیا یہ صحیح ہے کہ کچھ حدیثیں ضعیف اور موضوع بھی ہوتی ہیں؟ ہم انہیں کیسے پہچان سکتے ہیں؟ جب کہ ان میں سے سی ضعیف احادیث ائمہ وخطباء کی زبان سے سنتے ہیں۔

۳۔ ہمارے ہاں جو بہت سے صوفیانہ سلسلے پائے جاتے ہیں مثلاً شازلیہ، سعدیہ، برہانیہ وغیرہ ان کی کیا حقیقت ہے؟ ہمان کی تردید کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس موضوع پر تسلی بخش کتابیں کون کون سی ہیں؟ کیا وہ واقعی حق پر ہیں جس طرح کہ ان کا دعویٰ ہے؟

۴۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ مساجد مختلف مذاہب پر ہیں۔ جب بات چیت شروع ہوتی ہے تو اس کا انجام عموماً آپس میں لڑائی جھگڑے پر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض نمازی اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمیں اس مسئلہ میں تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں، کیا ہم ایک مذہب کی پیروی کریں؟ ہم مذاہب کے درمیان کس طرح موافقت پیدا کر سکتے ہیں تاکہ حالات صحیح رہیں؟

۵۔ بعض لوگ کتاب اللہ کا ادب ملوظ خاطر نہ رکھتے ہوئے ایات مقدسہ کی تفسیر اپنی خواہشات کے مطابق کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ اس کی ایک مثال یہ آیت مبارکہ ہے، سورئہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ... ۱۹۱ ... آل عمران

’’جو لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔ ‘‘

اس کا وہ لوگ یہ مفہوم لیتے ہیں کہ ذکر کرتے وقت ناچتے ہیں اور ایسے الفاظ گنگناتے ہیں جو سننے والوں کی سمجھ میںنہیں آتے اور دائیں بائیں جھومتے ہوئے اللہ حق کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی مسائل ہیں مثلاً وہ خاندانی منصوبہ بندی کے قائل ہیں، عورتوں کے لیے گان اور نعتیں پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور سازوں باجوں کے ساتھ نعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں دین کے بارے میں معلومات دیں تاکہ ہم اسے اچھی طرہ سمجھ سکیں اور اہل بدعت کی تردید کر سکیں۔ نیز اس بارے میں کچھ مفید کتابیں بیان فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ آپ نے ان بدعتوں کی وضاحت نہیں فرمائی جن کے متعلق آپ جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم تفصیل سے جواب دیتے۔ لیکن ہم آپ کو ایک اہم اصول بتاتے ہیں کہ عبادات میں اصل منع ہے حتی کہ کوئی شرعی دلیل اجائے۔ لہٰذا کسی عبادت کو شرعی قرار دینا یا اس کی تعداد اور کیفیت کے لحاظ سے شرعی قرار دینا اسی وقت ممکن ہے جب کوئی شرعی دلیل موجود ہو۔ جو کام اللہ تعالیٰ نے دین میں مشروع نہیں کیا، اسے ایجاد کر کے عملی جامہ پہنانا درست نہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

’’جس نے ہمارے اس کام (دین) میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود (ناقابل) ہے۔ ‘‘

۲۔ آپ قرآن مجید سیکھیں اسے کثرت سے پڑھیں، اس پر غور وفکر کریں، اس پر عمل کریں اور اس کی طرف بلائیں۔ حدیث شریف میں سے بھی حسب ضرورت سیکھیں، یعنی صحیح بخاری، مسلم اور حدیث کی دوسری کتابیں پڑھیں اور جس مقام پر اشکال محسوس ہو علمائے کرام سے دریافت کریں۔

۳۔ تصوف کے مختلف سلسلے شاذلیہ، احمدیہ، سعدیہ، برہانیہ' وغیرہ سب گمراہی کے راستے ہی، ایک مسلمان کو ان میں سے کسی کو اختیار نہیں کرنا چاہے۔ البتہ اس کا فرض ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء رضی اللہ عنہم کا راستہ اختیار کرے، جنہوں نے سنت کا راستہ اپنایا یا اسی طرح ان کے بعد والے عاملین سنت کا طریقہ اختیار کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

((لَاتَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَایَضُرُّہُمْ مَنْ خَذَلَہُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُاللّٰہِ))

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کی مدد سے فیض یاب رہے گا، ان کو چھوڑ جانے والے یا ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نقصان نہیں کر سکیں گے۔ حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے۔''

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ))

''(سب سے بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہ) پھر وہ جو ان سے ملیں گے (یعنی تابعین)، پھر وہ جو ان سے متصل ہونگے (یعنی تبع تابعین''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِفْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی اِحْدٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّهَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً))

''یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے، عیسائی بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک کے سوا باقی سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔''

حاضرین نے کہا: 'وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ!؟ ارشاد فرمایا

((مَنْ کَانَ عَلٰی مِثْلِ مَا اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَاَصْحَابِیْ))

''جو ایسے طریقے پر چلا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

ان کی تردید کے لیے آپ کو ان کے تفصیلی عقائد بدعتوں اور شبہات کا علم ہونا چاہیے۔ ان کو قرآن وسنت کی روشنی میں پرکھیں۔ اس سلسلہ میں اس موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں سے مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً ''السنن والمبتدعات'' '' مصرع التصوف'' از عبدالرحمن الوکیل، ''الاعتصام'' از امام شاطبی 'الابداع والمضار'' از شیخ علی محفوظ، ''ص اغاثہ اللھفان من مکائد الشیطان'' از علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اور اس قسم کی دوسری کتابیں۔

۴ ۔ مذاہب اربعہ کے ائمہ اکرام میں فقہ کے فروعی مسائل میں اختلاف کے مختلف سے اسباب ہیں، مثلاً ایک حدیث ایک امام کی نظر میں صحیح ہے، دوسرے کے ہاں وہ صحیح نہیں، یا ایک امام کو ایک حدیث پہنچی ہے دوسرے کو نہیں پہنچی، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں جن کو وجہ سے آراء میں اختلاف پیدا ہوا۔ مسلمان کو ہر مجتہد کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ہر عالم مسائل ذکر کرتے ہوئے حق ہی کا متلاشی تھا، اگر وہ صحیح نتیجہ تک پہنچ گیا تو اسے دو چیزوں کا ثواب اور اگر اس سے اجتہاد میں غلطی ہوئی۔ تو بھی اسے اجتہاد کا ثواب ملے گا اور اس کی غلطی معاف ہے۔

ائمہ اربعہ کی تقلید کے بارے میں یہ بات ہے کہ جو شخص دلیل کی روشنی میں صحیح بات اخذ کر سکتا ہے، اس پر واجب ہے کہ دلیل پر عمل کرے۔ اگر اس میں یہ اہلیت نہ ہو تو حتی الامکان اس عالم کی بات مانے جو اس کے خیال میں سب سے زیادہ قبل اعتماد ہے۔ فروعی اختلاف کی وجہ سے مختلف آراء رکھنے والوں کو ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان کے لیے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ضروری ہے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام رحمہ اللہ کا آپس میں فروعی مسائل میں اختلاف ہوا کرتا تھا۔ اس کے باوجود وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے رہتے تھے۔

۵ ۔ قرآن مجید کی تفسیر کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی تشریح خود قرآن، حدیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہ وتابعین کی روشنی میں کی جائے اور اس سلسلے میں عربی زبان کے اسلوب بیان اور مقاصد شریعت کو پیش نظر رکھا جائے۔۔ آیت مبارکہ:

الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ... ۱۹۱... آل عمران

''جو لوگ کھڑے، بیٹھے، لیٹے اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔''

کی جو تفسیر آپ بیان کی ہے کہ بعض لوگ اس رقص، غیر شرعی اذکار، سمجھ میں نہ آنے والے (الفاظ وکلمات) گنگنانا، اللہ حی کہتے ہوئے دائیں بائیں جھومنا اور اس قسم کی دوسری چیزیں مراد لیتے ہیں، یہ تفسیر بالکل باطل ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔

آپ مذکورہ بالا آیت اور اس کقسم کی دوسری آیات کی تفسیر کے لیے تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن بغوی وغیرہ کا مطالعہ کریں، تاکہ قابل اعتماد مفسرین کے اقوال سے حق کو سمجھ سکیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ